www.KitaboSunnat.com

مفروش عطرِ عقل بہ ہندوئے زلفِ یار!
کانجا ہزار نافۂ مشکیں بہ نیم جو

بستان الاربعین

محمد صادق سیالکوٹیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ (پ ۵)
رسولِ خدا کی تابعداری میں، اللہ تعالےٰ کی حکم برداری ہے۔

از پیامِ مصطفیٰ آگاہ شو
فارغ از اربابِ دُونِ اللہ شو

بُستان الاربعین

اس رسالے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس نورانی حدیثوں کے درخشاں "ہیرے" جگمگ جگمگ کر رہے ہیں جن کی روشنی سے مسلمانوں کی زندگی کے کئی تاریک پہلو نور کے سانچے میں ڈھل رہے ہیں۔

از تالیفات

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی

ناشر
مکتبہ نعمانیہ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

لاہور میں ملنے کا پتہ:۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	پیش سخن	۳	۲۲	بھلائی پر آگاہ کرنے کا اجر	۳۹
۲	ہر کام کی ابتداء	۶	۲۳	مردود اعمال	۴۰
۳	گھروں کو قبریں نہ بناؤ	۸	۲۴	اول وقت کی نماز کا درجہ	۴۱
۴	خدا تعالیٰ کا ارادۂ خیر	۱۰	۲۵	حضرت فاطمہ اور صفیہ کو وصیت	۴۲
۵	مبلغ کے لیے حضور کی دعا	۱۲	۲۶	بن بلائے دعوت میں جانا	۴۴
۶	رائے سے تفسیر کی ممانعت	۱۳	۲۷	بہشتی عورت کی پہچان	۴۵
۷	کتمانِ علم کی سزا	۱۶	۲۸	خودکشی پر دوزخ	۴۶
۸	شرک کا انجام	۱۹	۲۹	قبر پرستی کی لعنت	۴۷
۹	سیدھی اور ٹیڑھی راہ	۲۱	۳۰	قاضیوں اور ججوں کا منصب	۴۸
۱۰	اسلام کو رواج دینے کا درجہ	۲۳	۳۱	جماہی کے وقت منہ پر ہاتھ	۵۰
۱۱	روضۂ رسول پر عرس کی ممانعت	۲۵	۳۲	فاسق کی تعریف پر خدا کی ناراضی	۵۰
۱۲	زیارتوں کے لئے سفر پر قدغن	۲۶	۳۳	چھ ضمانتوں پر بہشت	۵۱
۱۳	مسجدوں اور بازاروں کا درجہ	۲۸	۳۴	امر بالمعروف کی تین صورتیں	۵۳
۱۴	بددعاؤں کی ممانعت	۲۹	۳۵	ریاکارانہ اعمال	۵۵
۱۵	نہ مانگنے پر خدا کی ناراضی	۳۰	۳۶	حضور کی سادہ زندگی	۵۶
۱۶	بے برکت مجلسیں	۳۱	۳۷	محبت رسول کا ثبوت	۵۸
۱۷	استغفار پر مداومت	۳۳	۳۸	ہر راعی مسئول ہے	۶۰
۱۸	قبروں پر چراغ جلانا	۳۴	۳۹	غیر اللہ کی قسم کھانی	۶۰
۱۹	جماعت کے ہوتے سنتیں [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] خدا کیلئے	۶۲
۲۰	مسجد میں خرید و فروخت [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] کی جان، مال اور آبرو	۶۳
۲۱	حضور کا نام سن کر [illegible]	[illegible]			

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش سخن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۝

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

مَنۡ حَفِظَ عَلٰٓی اُمَّتِیۡٓ اَرۡبَعِیۡنَ حَدِیۡثًا مِنۡ اَمۡرِ دِیۡنِھَا کُتِبَ فِیۡ زُمۡرَۃِ الۡعُلَمَآءِ وَحُشِرَ فِیۡ زُمۡرَۃِ الشُّھَدَآءِ وَکُنۡتُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ شَافِعًا وَّ شَھِیۡدًا وَّقِیۡلَ لَہٗ اُدۡخُلۡ مِنۡ اَیِّ اَبۡوَابِ الۡجَنَّۃِ شِئۡتَ (کتاب الاربعین للنووی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

"جو شخص میری امت میں امر دین کے متعلق چالیس حدیثیں حفظ کرے گا (اور ان پر عمل کریگا) وہ علماء کی جماعت میں لکھا جائے گا۔ اور شہیدوں کے گروہ میں اٹھایا جائے گا۔ میں اس کی حشر کے روز شفاعت کروں گا۔ اور اس کے حق میں شہادت[1] دوں گا۔ (پھر) اس سے کہا جائے گا۔ کہ تو بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔"

مَنۡ کَتَبَ عَنِّیۡ اَرۡبَعِیۡنَ حَدِیۡثًا رَجَآءَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَہٗ غُفِرَ لَہٗ (منتخب کنز العمال)

"جو شخص مغفرت کی نیت سے چالیس حدیثیں لکھے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے تمام

---

[1] وَیَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَیۡکُمۡ شَھِیۡدًا ط (پ۲) اور ہو گا رسول تم پر گواہ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ بخش دے گا۔"

مَنْ تَرَكَ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ۔ (کنوز الحقائق)

"جس نے اپنے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ بہشت میں میرا رفیق ہوگا۔"

حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے معلوم ہوا۔ کہ جو کوئی (کم از کم) چالیس حدیثیں (عمل کرنے کی غرض سے) یاد کرے گا، یا ان کو لکھ کر شائع کرے گا۔ یا تحریر، تقریر، تعلیم اور نشر و اشاعت کی صورت میں مرنے کے بعد چھوڑ جائے گا۔ تو خدا اس کو بڑے مرتبے دے گا۔ اسے حضورؐ کی رفاقت نصیب ہوگی۔ وہ شفاعت کی دولت پائے گا۔ وہ بخشا جائے گا۔ علماء اور شہداء کے زمرے میں اٹھایا جائے گا اور بڑی قدر و منزلت اور عزت و آبرو کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔

پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی متذکرۃ الصدر بشارت کے پیشِ نظر ہم نے حضورؐ کی چالیس صحیح حدیثیں اس رسالے میں جمع کر دی ہیں جو

بُسْتَانُ الْاَرْبَعِيْنْ

کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ حدیثیں مختلف موضوعات کی آئینہ دار اور دین کے متعدد تقاضے پورے کرنے والی ہیں، آپ نے ان کے مطابق چلنا ہے۔ خود کو ان کے موافق بنانا ہے، ان کو معیار بنا کر اپنی غلطیاں نکالنی ہیں، اپنی اصلاح کرنی ہے، اور ان ہی کی بنیاد پر اپنی خواہش، رائے، قول، فعل، عقیدے اور عمل کی تعمیر استوار کرنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ و سلم کے ارشاد کی تعمیل امت پر واجب ہے۔
آپ کی دینی خیر خواہی کے پیشِ نظر ہماری یہ گزارش ہے کہ حضرت انور صلے اللہ علیہ و سلم کی بشارت کی دولت حاصل کرنے کیلئے آپ خود بھی ان حدیثوں کو زبانی یاد کرلیں، گھر میں تمام بچوں اور بچیوں کو حفظ کرائیں۔ سکول کے اساتذہ اور استانیاں بھی طلبہ اور طالبات کو معہ ترجمہ یاد کرائیں۔ اور ان پر عمل کی رغبت دلائیں۔ کوئی گھر اور سکول ایسا نہ رہے کہ جہاں رسولِ رحمت صلے اللہ علیہ و سلم کی یہ حدیثیں عنبر فشاں نہ ہوں۔

قدوس لم یزل کی بارگاہ میں تہِ دل سے دعا ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زبان کے موتیوں کے نور سے آپ کا سینہ معمور ہو، دل جگمگا تے۔ اور سارا جسم نور کے سانچے میں ڈھل جائے۔

ے

اجالا جب ہوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا
نسیمِ زندگی پیغام لائی صبحِ خنداں کا

مارچ سنہ ۱۹۵۲ء

محمد صادق
سیالکوٹی

مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی کی جملہ تصنیفات ہم سے طلب فرمائیں
مکتبۂ نعمانیہ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس حدیثیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

پہلی حدیث

ہر کام کی ابتداء

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْطَعُ ط (جامع الصغیر)

(ترجمہ) جو اچھا کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے، وہ ادھورا، ناتمام اور بے برکت ہوتا ہے۔

تشریح:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر اچھے۔ شرعاً جائز کام کرتے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینی چاہیئے۔ کوئی کام بغیر بسم اللہ کے قطعًا نہ کریں۔ کیونکہ بِسْمِ اللہ کے بغیر جو کام بھی کیا جائے گا۔ وہ ضرور ناقص نامکمل عیب دار، نکما، ناکارہ، خراب اور خیر و برکت سے خالی ہوگا۔ اس کام سے دین و دنیا میں جو فائدہ اور مقصد درکار ہے۔ وہ پورا حاصل نہیں ہوگا۔ یوں سمجھیے کہ شدت کی گرمی میں سولہ گھنٹے کا روزہ پورا کرنے کے بعد روزہ دار کو افطار کے وقت پیاس ہو دو سیر برف آب کی اور ملے اس کو ایک گھونٹ پانی کا۔ جس طرح یہ ایک گھونٹ مقصد براری کیلئے ناقص اور بے برکت ہے۔ اسی طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھے بغیر جو کام کیا جائے گا وہ مقصد اور مطلب کو پورا کرنے میں اسی ایک گھونٹ کی طرح نامکمل، ناقص اور خیر و خوبی سے عاری ہوگا۔ جب حضرت النبی کی زبانی ثابت ہوا۔ کہ بغیر بسم اللہ کے ہر کام اقطع۔ ناقص، نامکمل، مقطوع البرکت ہے تو پھر سب کو آج سے تہیہ کر لینا چاہیئے کہ وہ ہر کام بسم اللہ کے بغیر اصلًا شروع نہ کریں۔ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ابتداء کریں۔ تحریر کی، تقریر کی، وعظ، خطاب اور شب و روز میں درپیش آنے والے تمام کاموں کی۔

نوٹ: بعض کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بسم اللہ پڑھ کر کیے ہیں۔ اس لئے سنت کی پیروی میں ہمیں بھی وہ کام صرف بسم اللہ پڑھ کر ہی کرنے چاہئیں، جیسے ذبح کے وقت صرف بسم اللہ (واللہ اکبر) کہنا چاہیئے، کھانا کھانے وقت اور پانی پینے وقت بھی صرف بسم اللہ ہی کہنی چاہیئے حضور نے فرمایا۔ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ۔۔۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابو داؤد - ابن ماجہ - نسائی)

"جب تم کھانا کھاؤ تو ضرور بسم اللہ کہو"

حضورؐ جب پانی پیتے تو تین سانس پیتے۔ جب برتن منہ کے پاس لاتے تو بسم اللہ کہتے اور جب علیحدہ کرتے تو الحمد للہ کہتے۔ (طبرانی)

حضورؐ نے فرمایا۔ دو یا تین سانس لے کر پانی پیا کرو۔ وَسَمُّوا۔ اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھا کرو وَاحْمَدُوا۔ اور پی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو"

(ترمذی)

دوسری حدیث

گھروں کو قبریں نہ بناؤ

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ (صحیح مسلم)

(ترجمہ) اپنے گھروں کو قبریں نہ ٹھہراؤ۔

تشریح:۔ قبرستان اور مقبرے خدا کی یاد، بندگی، ذکر، نماز، اوراد، وظائف اور تلاوتِ قرآن وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر گھر بھی خدا کے ذکر، نماز، ورد، وظیفہ، اور قرآن کی تلاوت سے خالی ہوئے، تو لامحالہ قبروں کی مانند ہوئے، اور گھر والے مُردوں کے مشابہ ٹھہرے۔ حضرت انورؐ نے مسلمانوں کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ گھروں میں سنتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوافل، تہجد، قرآن، خدا کی تسبیحیں، تحمیدیں اور اس کا ذکر کرتے رہا کریں۔ اور "مردے" بن کر "قبروں" میں نہ پڑے رہیں۔

کوٹھی نہیں قبر ہے

اگر کوئی شخص دو تین لاکھ روپیہ صرف کر کے ایک عظیم الشان کوٹھی بنائے۔ لاکھ روپے کے فرنیچر سے اسے سجائے، اس میں باغ یا غنچے لگائے۔ حوض اور نہریں نکالے، آبشاروں اور فواروں سے اس کے حسن کو دوبالا کرے، باصرہ نواز روشنیں اور جانفزا پھول اپنی بہار دکھائیں، دروازے پر دس ہزار روپے کی کار کھڑی ہو۔ نوکر چاکر خادم تعمیل کے لئے اشارے کے منتظر رہیں۔ کوٹھی میں مرد اور عورتیں حسن و جمال کے پیکر بسیں، ناز و نعمت۔ اور عیش و نشاط کی مے سے سرشار ہوں۔ ہاں تو اگر اس کوٹھی میں رہنے والے بے نماز ہیں، رکوع وسجود سے ناآشنا، ذکر الٰہی سے غافل ہیں، وہاں قرآن پڑھنے کی آواز نہیں آتی، خدا کی عبادت اور بندگی نہیں کی جاتی۔ تسبیح و تہلیل، اور ذکر اذکار ناپید ہیں۔ تو یہ کوٹھی بقول سرورِ رسولاںؐ مقبرہ ہے، قبرستان ہے اور کوٹھی والے اس قبرستان کے مُردے ہیں۔

تمام مسلمانوں کو چاہیئے سب عورتیں، مرد، بچے گھروں میں نمازیں پڑھیں سنتیں، نوافل، تہجد ادا کریں۔ روزانہ قرآن کی تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں۔ فرصت اور ہمت کے مطابق جو کچھ ہو سکے تھوڑا یا بہت ضرور پڑھیں۔ تاکہ ان کے گھروں میں انوار الٰہی نازل ہوں، رحمتیں اتریں۔ اور وہ خود حیات طیبہ کی نعمت سے نوازے جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری حدیث

خدا تعالیٰ ـــــ کا ـــــ ارادۂ خیر

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَ اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ ط (مشکوٰۃ کتاب العلم)

(ترجمہ) "جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔ اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو (دین) تقسیم کرتا ہوں۔ اور (سمجھ) اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔"

تشریح:۔ خدا تعالیٰ کا جس کے ساتھ ارادۂ خیر ہوتا ہے۔ اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے معلوم ہوا۔ وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں، جو دینی بصیرت اور شعور رکھتے ہیں، قرآن اور حدیث کی حکمت اور دانائی سے انہیں حصہ ملا ہے، وہ علیٰ وجہ البصیرت دین پر چلتے ہیں۔ توحید اور شرک، اسلام اور کفر، سنت اور بدعت، حدیث اور امتی کے قول کو خوب جانتے پہچانتے ان کے فرق کو سمجھتے، بوجھتے اور گیان دھیان سے عمل کی راہ اختیار کرتے ہیں، ان کا دین کو سمجھنا، اور عقل و شعور سے کام لینا، خدا کی توفیق سے ہے، اس کے ارادۂ خیر سے ہے۔ حضرت انورؐ فرماتے ہیں میں تو دین کا قاسم ہوں۔ آسمانی علم و وحی، قرآن حکیم کو بانٹنے وا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ اپنے عمل سے پھیلانے والا ہوں۔ احکامِ الٰہی کا تقسیم کنندہ ہوں۔ باقی رہی دینی بصیرت، قرآن اور حدیث کی سمجھ۔ وہ اللہ عطا کرتا ہے اَنَا قَاسِمٌ۔ میرا کام دین کو بانٹنا ہے۔ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ۔ اور دین کی سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق اللہ عطا کرتا ہے۔

بعض ظالم مولوی اس حدیث کے پہلے حصہ کو چھوڑ کر آخری حصہ کو یوں بیان کرکے لوگوں کے ایمان کو غارت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں تمام رزق خدا تعالیٰ نے حضورؐ کو عطا کر دیا ہے، آپ اس رزق کو بانٹنے والے ہیں خدا نے آپ کو کل رزق کا مالک و مختار کر رکھا ہے۔ آپ تقسیم کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی حدیث کا آخری حصہ پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ۔ میں "رزق" تقسیم کرنے والا ہوں۔ اور اللہ مجھے عطا کرتا ہے۔"

غور کریں، یہاں رزق کا کوئی ذکر نہیں۔ مشکوٰۃ میں کتاب العلم کے اندر یہ حدیث آتی ہے۔ یہ حدیث علم کے متعلق ہے۔ دین سے تعلق رکھتی ہے۔ مراد دین کا علم تقسیم کرنے سے ہے، نہ کہ رزق سے۔ کیا حشر ہوگا ان مولویوں کا۔ جو لوگوں کو خدائے رزّاق ذو القوۃ المتین کے دروازے سے ہٹا کر رزق طلبی کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو پکارنے کو کہتے ہیں۔ کیا یہ لوگ حضورؐ سے محبت کرنے والے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ خدا کے اختیار (فرضی طور پر) چھین کر حضورؐ کو تفویض کرنے والے نہ خدا کے رہے نہ رسول پاک کے رہے، رسولؐ خدا کو رزق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کرنے والے کہہ کر پھر کہتے ہیں۔ کہ جو بزرگانِ دین فنا فی الرّسول ہیں۔ حضورؐ نے آگے ان کو رزق تقسیم کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔ لہٰذا تم بزرگوں کے مزاروں ــــ عرسوں وغیرہ پر حاضری دے کر ان سے رزق، مال، دولت وغیرہ کی درخواست کرو۔ یہ بزرگ تم کو اپنے اختیار سے دیں گے۔ یا حضورؐ سے دلا دیں گے۔ اس طرح مزاروں پر لوگوں کے اجتماع کرکے، ان سے نذروں، نیازوں کی صورت میں مال دولت اور رزق خود اکٹھا کرتے ہیں۔ ؎

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذرؓ و دلقِ اویسؓ و چادرِ زہراؓ
(اقبالؒ)

چوتھی حدیث

مُبلّغ کے لئے حضورؐ کی دُعا

نَضَّرَاللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَيْئاً فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ۔ (ترمذی)

(ترجمہ) خدا اس شخص کو ہرا بھرا رکھے۔ جس نے سنا مجھ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ۔ پھر پہنچا دیا اس کو جوں کا توں ۔"

تشریح:۔ یہ ہے حضور پُرنور کی نورانی دعا اس شخص کے حق میں، جو حضورؐ کی سنتوں اور حدیثوں کو بعینہٖ آگے پہنچاتا ہے۔ اگر آپ حضورؐ کی دعا کے مستحق بننا چاہتے ہیں۔ دونوں جہان میں کشتِ حیات، ترو تازہ سرسبز، شاداب اور لہلاتی دیکھنے کے آرزو مند ہیں، دین و دنیا کی تازگی اور ہریاول کے خواہاں ہیں، تو حضور انورؐ کے اقوال و افعال کی شمعیں جگائیں۔ آپ کی سنتوں کے باغ لگائیں، ان میں حدیثوں کی نہریں، فوارے اور آبشاریں جاری کریں۔ کردار پاک کی شجرکاری، اور ثمرباری کے لئے سرمایۂ زندگی وقف کر دیں۔ آپ کے لئے حضورؐ کی مستجاب دعا کے الفاظ کتنے پیارے اور محبوب ہیں۔" اللہ میری حدیثوں کو پہنچانے، اور شائع کرنے والے کو ترو تازہ اور ہرا بھرا رکھے۔" بھائیو! خوب پھیلاؤ حضورؐ کی حدیثوں کو، شائع کرو آپ کی سنتوں کو، عام کرو آپ کے کردار کو۔ عنبر فشاں کرو آپ کی سیرت کو!۔

پانچویں حدیث

رائے سے تفسیر کی ممانعت

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ط (ترمذی)

(ترجمہ) جس نے کہا (کچھ) قرآن (کی تفسیر کے بارے) میں اپنی رائے سے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں کرے۔"

تشریح:- قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا خدا تعالیٰ نے قرآن کی تفسیر تشریح، مطلب اور معانی اور اس پر عمل کرنے کا طریقہ بھی حضورؐ کو بتا اور سمجھا دیا تھا۔ ارشاد الٰہی ہوتا ہے:-

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (پ ٢٩ ع ١٧) بیشک قرآن کا جمع کرنا (تیرے دل میں) اور اس کا (تجھے) پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:-

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ (پ ٢٩ ع ١٧) پھر اس کا سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔"

معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کے مطالب و معانی اور اس کی تفسیر حضورؐ کو سمجھا دی تھی، اور آپ نے اسے من وعن امت تک پہنچا دیا چنانچہ عرفات کے میدان میں سوا لاکھ سے زائد صحابہؓ کو مخاطب کرکے آپ نے فرمایا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ، بتاؤ کیا میں نے تمہیں (قرآن اور اسکے مطالب) پہنچا دیے ہیں؟ قَالُوْا نَعَمْ۔ سب نے کہا: ہاں حضورؐ! (سب کچھ پہنچا دیا اور سمجھا دیا ہے) قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہ (کہ یہ لوگ اقرار کر رہے ہیں کہ میں نے تیرے حکم کے مطابق انہیں دین بتا اور سمجھا دیا ہے) پھر فرمایا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔ جو یہاں موجود ہیں وہ ا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کو انہیں پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں۔" (بخاری)

ثابت ہوا کہ حضورؐ قرآن اور اس کی تفسیر، تشریح اور مطالب سب کچھ امت کو بتا گئے ہیں، پھر اب کسی کو اختیار نہیں ہے، کہ وہ قرآن کی تفسیر اور تشریح اپنی رائے سے کرے، یہی وجہ ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا:۔ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنے والا اپنا ٹھکانا آگ میں کرے۔ بلا سند اپنی رائے سے تفسیر کرنے کی سزا جہنم اس لیئے فرمائی کہ جب قرآن کی تفسیر اپنی اپنی رائے سے کی جائے تو قرآن ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ جاتا ہے بازیچۂ اطفال بن جاتا ہے۔ اسلام میں سینکڑوں۔ ہزاروں نئی نئی راہیں نکل آتی ہیں۔ بے شمار مختلف اور متضاد طریقے معرضِ عمل میں آکر امت کی بربادی کا باعث بن سکتے ہیں، فرقے بندیوں اور گروہ سازیوں کے فتنے کی آگ بھڑکنے لگتی ہے، اور پھر آخرت بھی یوں برباد ہوتی ہے۔ کہ اپنی رائے خیال اور قیاس سے قرآن پر عمل کرنا خدا کے نزدیک باطل اور مردود ہے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے:۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (پ۲۶ ع۸) "مسلمانو! حکم مانو! اللہ کا (جو قرآن ہے، اور (قرآن پر عمل کرنے کے لئے تابعداری کرو رسول کی) اور (غیر مسنون طریقے پر چل کر، اپنی رائے سے قرآن پر عمل کر کے) اپنے عملوں کو برباد نہ کرو۔"

تو لازم آیا کہ قرآن کی تفسیر حضورؐ کی احادیث میں تلاش کرنی چاہیئے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی سنتوں میں ڈھونڈنی چاہیئے۔ تعامل صحابہؓ میں دیکھنی چاہیئے۔ اپنی رائے اور قیاس پر قرآن کو ہموار کر کے دوزخ میں نہ جائیں۔

قرآن مجید میں آتا ہے:۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ (پ۱۴ع۶)

" اور عبادت کر اپنے پروردگار کی، یہاں تک کہ آئے تجھ کو موت"

یہاں یقین کا معنےٰ موت ہے مطلب یہ ہے کہ موت تک عبادت۔ (نماز، روزہ وغیرہ) فرض ہے، موت سے پہلے عبادت سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا، ایک (تارک نماز) پیر اپنے مریدوں کو کہتا تھا کہ عبادت اس وقت تک کرنے کا حکم ہے، جب تک یقین آجائے یعنی خدا کی ذات میں کوئی شک و شبہ نہ رہے اس پر پورا پورا اطمینان اور بھروسہ ہو جائے۔ ہمیں خدا پر پورا پورا بھروسہ اور یقین آگیا ہے، اس لئے ہم سے عبادت موقوف ہو گئی ہے۔ ہمیں نماز وغیرہ کی معافی ہے، عبادت، نماز، روزہ، ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کا خدا پر یقین نہیں ہے، غور کیا آپ نے! یہ ہے رائے سے تفسیر کرنی، اپنے خیال سے قرآن کا مطلب اور معنے بیان کرنا۔ جو موجب جہنم ہے!

چھٹی حدیث

کِتمانِ عِلم کی سزا

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

"جو شخص پوچھا گیا بات (دین کے) علم کی، کہ جانتا ہے اس کو، پھر چھپایا اس کو، تو قیامت کے روز اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔"

تشریح:- جس کو قرآن اور حدیث کے مطابق مسئلہ معلوم ہے، پھر اُس نے پوچھنے پر اگر چھپایا۔ یا صحیح نہ بتایا۔ تو اس کو خدا آگ کی لگام دے گا۔ مفتیوں، قاضیوں، واعظوں، خطیبوں، عالموں کو خدا کے خوف سے لرز جانا چاہیئے، اور دین کی تمام باتیں لوگوں کو صحیح صحیح کتاب و سنت کے مطابق بتانی چاہئیں۔ اگر کسی نے اس خیال سے مسئلہ نہ بتایا، چھپایا، یا مسخ کر کے سنایا کہ اس کی زد خود پر پڑے گی۔ یا آمدن ماری جائے گی، روٹی جاتی رہے گی۔ یا امارت و امامت چھن جائے گی، پیری۔ مریدی جاتی رہے گی گدی نشینی ترک کرنی پڑے گی۔ تو اسے قیامت کے روز آگ کی لگام کی سزا کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ سارا دین خدا کی امانت ہے۔ اسے صحیح صحیح بیان کرنا، سنانا اور بتانا امانت کی ادائیگی ہے اور چھپانا، یا غلط بتانا امانت کی خیانت اور چوری ہے۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ ۝ (پ ۲ ع ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں۔ جو کچھ اتارا ہم نے دلیلوں سے اور ہدایت سے پیچھے اس کے کہ بیان کیا ہم نے اس کو لوگوں (کی ہدایت) کے واسطے، یہ (حق کو چھپانے والے) لوگ لعنت کرتا ہے ان کو اللہ، اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسئلہ ٹھیک نہ بتانے والے اور حق چھپانے والے لعنتی ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پ ۲ ع ۵)

"تحقیق وہ لوگ کہ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اتارا اللہ نے کتاب سے اور مول لیتے ہیں بدلے اس کے مول تھوڑا۔ یہ لوگ (دین چھپا کر دنیا اکٹھی کرنے والے) اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں اور قیامت کے روز خدا ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ ان کو گناہوں (کی آلودگی) سے پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک سزا ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کو چھپا کر غلط مسئلے بتا کر جو مال و دولت اکٹھی کی جائے، وہ آگ کے انگارے ہیں۔ دوزخ کے شعلے ہیں، ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو آگ کی لگام دے کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

ساتویں حدیث

شرک کا انجام

مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ

"جو شخص مرے (اور) شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔" (صحیح مسلم)

شرح:- شرک سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں ہے، شرک کو خدا ہرگز نہیں بخشے گا۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ (پ ۵ ع ۴) یقیناً خدا تعالیٰ نہیں معاف کرتا۔ (اس جرم کو) کہ شریک لایا جائے اس کے ساتھ (کسی کو) اور اس کے سوا جو گناہ چاہے معاف کر دے۔"

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام شرک کو مٹانے کے لئے ہی آئے تھے۔ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی شرک کی بیخ کنی کی خاطر ہی اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کی پونجی صرف تبلیغ کردی۔ سب لوگ اللہ کو مانتے تھے۔ لیکن شرکیہ عقیدوں کے ساتھ، وہ شرکیہ عقیدے ہی ان کو جہنم میں لے گئے، آج بھی مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے۔ فرقہ بندی کی دلدل سے نکل کر، تقلید کا قلادہ اتار کر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے عقیدے قرآن کی پیش کردہ توحید کے مطابق ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو انہیں اپنی پہلی فرصت میں اپنے عقائد کی اصلاح کر لینی چاہیئے۔ خدا نخواستہ اگر شرکیہ عقائد و اعمال پر موت ہو گئی۔ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کو جہنم میں رہنا ہو گا۔ خدا نے شرک کو کبھی بخشنا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات، اس کی قولی، بدنی، مالی، عبادت میں کسی کو شامل کرنا شرک کہلاتا ہے۔ کسی کو اللہ کی طرح جاننا۔ کسی سے اللہ کے برابر ڈرنا۔ کسی کی اللہ جتنی تعظیم کرنا۔ اللہ کے حکم کے مقابلہ میں کسی کا حکم ماننا۔ کسی کے لئے قیام، طواف، اعتکاف، رکوع، سجدہ کرنا۔ نذر نیاز دینا۔ کسی کو حاجت روا، مشکل کشا، حاضر و ناظر سمجھنا۔ مصائب و حوائج میں غیر اللہ کو پکارنا، اہل قبور سے استمداد کرنا، اس کی ذات پر سفارش، طفیل، وسیلہ، اور بحق فلاں کا اثر (INFLUENCE) ڈالنا، کسی کو اس کا مقام دینا، کسی میں اس کی ازلی، ابدی صفت ماننا کسی کو اس کی ذات کا حصہ کہنا، کسی کو اپنے نفع اور ضرر کا مالک متصرف جاننا، اس کی آسمانی اور زمینی شہنشاہی میں کسی کو اس کا گماشتہ ماننا ۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ اس نے ولیوں، بزرگوں، شہیدوں کو اختیار دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے کہ وہ جو چاہیں کر ڈالیں۔ اچھی طرح یاد رکھیں کہ یہ سب شرک کے عقیدے ہیں، ان سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اللہ کا مقام رسولوں کا درجہ اور بزرگوں کا مرتبہ خوب جان پہچان کر ماننا مسلمان ہونا ہے۔

آٹھویں حدیث

سیدھی اور ٹیڑھی راہ

اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ (صحیح مسلم)

"بہترین کلام خدا کی کتاب ہے، اور بہترین راستوں میں راستہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور بدترین باتوں کی دین میں، نئی نکلی ہوئی باتیں ہیں اور دین میں، ہر نئی نکلی ہوئی بات (بدعت) گمراہی ہے"

تشریح:۔ سب سے بہتر حدیث، بات، کلام۔ قرآن مجید ہے۔ بھلا خدا کے کلام سے بہتر اور کس کا کلام ہو سکتا ہے،یہی کلام انسانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اصل ہدایت ہے۔ پیشوا اور امام ہے۔ نجات کا حقیقی ذریعہ اور بہشت کی وراثت پانے کا آسمانی دستور ہے۔ دین اور دنیا کی فلاح و نجات حاصل کرنے کے لئے ضابطۂ عمل ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن مجید ـــ اللہ کے کلام کو بڑی توجہ، محبت اور شوق سے پڑھے۔ اور ترجمے سے پڑھے۔ اس کے اوامر پر عمل کرے اور نواہی سے بچے۔

جس طرح بہترین کلام، خدا کا کلام ہے، اسی طرح خدا کے کلام پر عمل کرنے کے لئے بہترین طریقہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ عمل بالقرآن کا بہترین راستہ سرورِ رسولاں کا راستہ ہے۔ یقین کریں کہ نہ قرآن کا جواب ہی ہو سکتا ہے اور نہ خوبی اور بہتری کے لحاظ سے حضورؐ کے طریقے کی مثال لائی جا سکتی ہے۔ پھر ضروری ہوا کہ قرآن پر عمل کرنے کے لئے حضورؐ کے عمل بالقرآن کی پیروی کی جائے۔ آپ کے طریقے، راستے اور چلن کو اپنایا اور عمل میں لایا جائے۔ حدیث کی روشنی میں قرآنی راہوں کی تلاش کی جائے۔ بالکل سنت کے مطابق قرآن پر عمل کیا جائے۔

یاد رکھیئے کہ جو شخص غیر مسنون طریق پر چلتا ہے۔ وہ حضورؐ کے طریقے کے احسن اور بہترین ہونے پر حرف لاتا ہے۔ جب کوئی طریقہ حضورؐ کے طریقے سے بہتر نہیں ہے۔ تو پھر کیوں حضورؐ کے طریقے کے سوا کسی اور طریقے پر چلتا ہے۔ اور چل کر عمل برباد کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس حدیث میں تیسری چیز، یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے بعد حضورؐ نے بدعت فرمائی ہے۔ بدعت ہر اس بات کو کہتے ہیں۔جو دین میں ثواب کے وعدہ سے نئی جاری کی جائے۔

اِسلام میں نیا مسئلہ نکالا جائے۔ کسی کام کو باعث ثواب کہہ کر کرنے کو کہا جائے، اور وہ کام کتاب و سنت میں نہ پایا جائے، ایسے خود ساختہ مسئلے۔ بدعتیں، گمراہی ہے۔ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔ اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ پھر مسلمان کو صرف قرآن و حدیث سے ثابت شدہ مسئلے پر ہی عمل کرنا چاہیئے۔ اور اسلام کے نام سے گھر یلو مسئلوں سے بال بال بچنا چاہیئے۔ کہ دوزخ کی آگ ہیں۔

قرآن خدا کا حکم ہے۔ اس حکم پر عمل کرنے کا طریقہ حدیث ہے۔ دین قرآن اور حدیث پر مکمل ہو گیا۔ پھر اس مکمل دین میں، دین کے لیبل سے کسی چیز کو پیش کرنا، آگ کو دعوت دینا ہے۔ اس دعوت سے بچو!۔ پھر بچو!!۔ بار بار بچو!!!

نانویں حدیث

اسلام کو رواج دینے کا درجہ

مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ ط (مشکوٰۃ کتاب العلم)

"جس شخص کو موت آئے اور وہ اسلام کو رواج دینے کے لئے علم طلب کرتا ہو۔ تو اس کے اور نبیوں کے درمیان بہشت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا:"

تشریح اسلام کو زندہ کرنے، جاری کرنے، اور رواج دینے کا اتنا بڑا مرتبہ ہے۔ کہ انبیاء کے درمیان اور اسلام کو رواج دینے والے کے درمیان بہشت میں ایک درجے کا فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام کو جاری کرنا۔ اور رواج دینا تمام نبیوں کا کام تھا۔ پھر جو نبیوں والا کام کرے، کیوں نہ ان کا اتصال اور قرب ملے۔

یہ مرتبہ تو اس طالب علم کا ہے۔ جو اسلام کی اشاعت کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے اور جو اسلام کی اشاعت کرے اس کو پھیلائے خالص کتاب و سنت کو خلوص کے ساتھ بغیر ملاوٹ کے وعظوں خطبوں اور تقریروں سے رواج دے، اخباروں، رسالوں، اور کتابوں کے ذریعے زندہ کرے۔ بھولی بسری حدیثوں اور سنتوں کو جنہیں ملائیت اور برہمنیت نے گلدستہ طاق نسیاں بنا کر رکھا ہو پھیلائے۔ ایسے شخص کے مرتبے، اور درجے کی عظمت کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں حدیث

روضۂ رسولؐ پر عرس کی ممانعت

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ (نسائی)

"مت بناؤ میری قبر کو عیدگاہ (میلہ گاہ) اور درود بھیجو مجھ پر کہ تمہارا درود پہنچایا جاتا ہے مجھ کو جہاں کہیں تم ہو۔"

تشریح یہودی اور عیسائی اپنے نبیوں، اور بزرگوں کی قبروں پر سال بسال میلہ لگاتے تھے۔ اور پھر نذریں نیازیں چڑھاتے، اور اہل قبور سے مرادیں مانگتے تھے۔ حضرت انورؐ نے اپنے روضۂ اقدس کے متعلق امت کو تاکید کر دی۔ کہ میری قبر پر ہر سال اجتماع نہ کرنا جس طرح ہر سال تاریخ معین پر عید گاہ میں اجتماع ہوتا ہے' اس طرح تاریخ وفات پر ہر سال میرے مزار پر اجتماع نہ کرنا۔ سال کے سال میلہ نہ لگانا۔ یعنی عرس نہ کرنا۔

غور کریں کہ جب حضورؐ کی قبر پر سال کے سال میلہ لگانا، اجتماع کرنا، عرس کرنا منع اور ناجائز ہے۔ تو اور کس کی قبر کے لئے میلہ، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرس روا ہو سکتا ہے؟ جو لوگ قبروں پر جھنڈے اور عرس کرتے ہیں سال کے سال میلے لگاتے ہیں۔ وہ حضرت انورؐ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اور گناہگار ہوتے ہیں، دور دور سے سفر کر کے عرسوں پر جا کر ناراضی رسولؐ مول لیتے اور بے چارے معصیت کی راہ میں لگاتے ہیں۔ انہیں اس کام سے توبہ کرنی چاہیئے۔ جب حضورؐ کی قبر پر آج تک عرس نہیں ہوا۔ تو اوروں کی قبروں پر کیوں ہو؟ یہ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ بجائے میری قبر پر میلہ لگانے کے مجھ پر درود بھیج دیا کرو۔ وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے جہاں بھی تم ہو۔ یعنی میری محبت کے تقاضے پر مجھ پر درود بھیج دیا کرو۔ قبر پر عرس کی صورت میں ہرگز اجتماع نہ کرنا۔ کہ ایسا اجتماع میری نافرمانی ہے۔

گیارہویں حدیث

زیارتوں کیلئے سفر پر قدغن

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَ

لہ قیامت کو علم ہونے کے بعد حضورؐ ناراض ہوں گے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسْجِدِیْ هٰذَا ط (بخاری ۔ مسلم)

"نہ سفر کیا جائے (مقدس مقامات، اور بزرگوں کے روضوں کی طرف) سوائے تین مسجدوں کے۔ مسجد حرام (خانہ کعبہ) بیت المقدس۔ اور میری مسجد ہے"

تشریح کئی لوگ کوہِ طور کی زیارت کے لئے سفر کرتے تھے، کئی اور مقدس مقامات کی طرف جاتے تھے۔ بعض بزرگوں کی قبروں کی زیارتوں کی خاطر سفر کو جاتے تھے۔ چونکہ ان کاموں میں اعتقادی، ایمانی خرابیاں تھیں۔ شرک اور بدعت کے احتمالات تھے۔ اس لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مقدس مقامات، اوثان، اقدام، چلوں، روضوں ـ خانقاہوں وغیرہ کی طرف سفر کرنے سے امت کو روک دیا، سوائے بیت اللہ، مسجد اقصیٰ، اور مسجد نبوی کے، کہیں بھی جانے کی رخصت نہیں دی۔ سختی سے منع کر دیا، اب ہر وہ مسلمان جس کے نزدیک حضرت انور کی ذات بڑی محبوب اور پیاری ہے اسے حضور کے مذکورہ فرمان کے مطابق ہر جگہ کی زیارتوں، عرسوں، اور مقدس جگہوں کی طرف سفر کرنے سے رک جانا چاہیئے۔ حضور حکم دے رہے ہیں۔ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ۔ مت سفر کرو۔ مان جاؤ اپنے پیارے رسول کا کہنا۔ اور ایسے ہر قسم کے سفروں سے توبہ کرکے باز آ جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہویں حدیث

مسجدوں اور بازاروں کا درجہ

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا۔ (صحیح مسلم)

"خدا کے نزدیک۔ شہروں میں محبوب تریں جگہیں مسجدیں ہیں۔ اور خدا کے نزدیک شہروں میں مبغوض تریں جگہیں بازار ہیں"

تشریح مسجدوں میں عبادت کی جاتی ہے۔ خدا کا ذکر ہوتا ہے اس لئے خدا مسجدوں کو بے حد پسند کرتا ہے۔ پھر مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی تمام جگہوں سے مسجدوں کو پیارا جانیں، انہیں آباد کریں اور خود بھی مسجدوں میں ہی دل لگائیں۔ وہیں چین اور آرام پائیں، اور بازاروں میں دھوکہ، فریب، جھوٹ، گالی گلوچ، فتنہ و فساد ہوتا ہے طمع، حرص، خیانت، مکر کی زیادتی، اور یاد الٰہی سے غفلت پائی جاتی ہے۔ اس لئے بازار موردِ غضبِ الٰہی ہیں۔ بہتر ہے۔ کہ بغیر ضروری کام کے بازار نہ جائیں۔ یونہی بے مقصد بازاروں میں نہ گھومتے پھریں۔ اور دکان داروں پر لازم ہے۔ کہ وہ خدا کا ذکر بکثرت کرتے رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی یاد میں محو رہیں۔ اور دکانداری بڑی دیانت داری سے کیا کریں۔ تاکہ بازار کی آفت سے بچ جائیں۔

تیرھویں حدیث

بددعاؤں کی ممانعت

لَا تَدْعُوا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰٓی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰٓی اَمْوَالِکُمْ۔ (صحیح مسلم)

"نہ بددعا کرو تم اپنی جانوں پر اور نہ بددعا کرو۔ تم اپنی اولاد پر اور نہ بددعا کرو تم اپنے مالوں (لونڈیاں، غلاموں جانوروں) پر۔"

www.KitaboSunnat.com

تشریح:۔ بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں۔ کہ دعا ان میں قبول ہو جاتی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ بددعا نہ کرو۔ کئی نادان اور بے وقوف غصے میں آکر اپنے لئے بددعا کرتے ہیں۔ عورتوں کو بہت مار ہوتی ہے۔ کوئی تکلیف پہنچی غصہ آیا تو کہنے لگتی ہیں، ہمارے لئے تو موت بھی نہیں رہی کسی کی آئی مجھ پر پڑ جائے، شام سے پہلے قبر میں جا پڑوں، اگر بچے ستانے لگیں تو غصے میں بھری انہیں بددعائیں دینے لگتی ہیں، طاعون اور ہیضے سے کم کسی بلا پر راضی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتیں۔ زمیندار ہل چلا رہے ہوتے ہیں۔ بیل ذرا رُک گیا تو یہ جھٹ اسے سانپ لڑانے لگ جاتے ہیں۔ تجھے لڑے سانپ۔ اگر آٹھ سو روپے کی بیلوں کی جوڑی کو سانپ لڑجائے اور وہ مرجائیں۔ تو ناچار کے ہونٹ پھڑ پھڑانے لگ جائیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان جائیں کہ انہوں نے کیسی اچھی تعلیم دی ہے کہ کبھی کسی کے لئے بد دعا مت کرو۔ تمام مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو آج سے عہد کرلینا چاہیئے۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی اپنے لئے اپنی اولاد، مال، منال کے لئے ہرگز بد دعا نہ کریں گے۔

چودھویں حدیث

نہ مانگنے پر خدا کی ناراضی

مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (ترمذی)

"جو نہ مانگے اللہ تعالےٰ سے غضب ہوتا ہے اللہ اس پر۔"

تشریح:- خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے يَآاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ج (پ۲۲ ع ۱۵) اے لوگو! تم سب اللہ کے در کے محتاج ہو۔ جب سب ہی اللہ کے محتاج ہوئے۔ تو محتاجوں کو اللہ سے مانگتے رہنا چاہیئے۔ نہ مانگنا سوال نہ کرنا، دعا نہ کرنا، استغناء اور تکبر کی نشانی ہے۔ اور بندہ غلام کس طرح اپنے مالک شہنشاہِ لازوال سے مستغنی ہو سکتا ہے؟ یہ وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نہ مانگنے والے غلام پر خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، پھر بندوں کو چاہیئے، کہ وہ ہر وقت خدا کی جناب میں دعاؤں، التجاؤں کی صدا سے ضروریات کی بھیک مانگتے رہیں، مشکلکشائی اور حاجت روائی کیلیئے اس کے در اجابت کو دستک دیتے رہیں، اس ذاتِ پاک سے مانگنے اور سوال کرنے سے کبھی نہ تھکیں نہ اکتائیں، بلکہ اگر قبولیت میں کچھ تاخیر ہو جائے تو صداؤں اور دعاؤں کی کثرت کریں، زیادہ گڑگڑائیں، روئیں اور عاجزی سے مانگیں، اور یہ سلسلہ تا زیست جاری رکھیں۔

لوگوں سے مانگا جائے۔ سوال کیا جائے۔ تو وہ ناراض ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ سے نہ مانگا جائے نہ سوال کیا جائے۔ تو وہ نہ مانگنے پر ناراض ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! ؎

اَللّٰہُ یَغْضَبُ اِنْ تَرَکْتَ سُوَالَہٗ
وَبُنُوْ اٰدَمَ حِیْنَ یُسْئَلُ یَغْضَبُ

آدمی سے گر تو مانگے تو وہ ہووے خشمناک!
واہ شانِ حق نہ گر مانگے تو وہ غصہ کرے

پندرھویں حدیث

بے برکت مجلسیں

مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ (ابوداؤد)

"جو لوگ اٹھتے ہیں ایک (ایسی) مجلس سے جس میں خدا کو یاد نہیں کیا۔ تو وہ اٹھتے ہیں مانند گدھے کے مردار سے"

تشریح جس مجلس میں نہ ابتدار کے وقت خدا کا نام لیا جائے اور نہ خاتمے پر دعا کی جائے۔ تو وہ مجلس بڑی بے برکت اور برباد ہوتی ہے، حضرت اکرم صلے اللہ علیہ و سلم نے ایسی مجلس کی مثال گدھے کے مردار کی مانند دی ہے۔ یعنی جو لوگ ایسی مجلس اور محفل سے اٹھتے ہیں۔ وہ مردار کھا کر اٹھتے ہیں۔

"تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی مجلسوں، محفلوں، پنچایتوں اجتماعوں جلسوں، مشاعروں، کونسل کے اجلاسوں، برادری کے مجمعوں کی ابتدار خدا تعالیٰ کی حمد اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے کیا کریں ـــ اور خاتمہ بھی دعا ـ اور حمد وثنار اور درُود پر ہونا چاہیئے۔ اگر مجلسیں اور محفلیں بغیر خدا کا ذکر کئے، اور پیغمبر رحمت پر درود بھیجے۔ شروع کی گئیں۔ اور ایسے ہی ختم ہوئیں۔ تو وہ مجلسیں مانند مردار گدھے کے ہیں۔ اور اہل مجلس مردار کھا کر اٹھنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سولھویں حدیث

استغفار پر مداومت

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ ضِیْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّ رَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (ابوداود۔ ابن ماجہ)

"جو کوئی استغفار کو لازم کرے، تو کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ، اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اس کو (حلال و پاکیزہ) اس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا۔"

تشریح } ہر انسان سوائے نبیوں کے گنہگار ہے۔ اس لئے ہر انسان کو لازم ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے، خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں، غلاموں پر بڑا خوش ہوتا ہے، جو اس سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے ہیں، اور خوش ہو کر انہیں نعمتوں سے نوازتا، اور غموں سے نجات دیتا ہے، حدیث مذکور میں حضورؐ نے یہی چیز بیان کی ہے کہ استغفار کو لازم کرو۔ ہر روز بخشش مانگو۔ جو گناہوں کی معافی کیلئے ہر دم اس کے دروازے پر گرا رہے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے مصیبتوں دکھوں، دردوں، غموں، اندوہوں سے نکلنے کی راہیں پیدا کر دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب و آلام کی کالی گھٹائیں چھٹا دے گا۔ اور حلال و طیب روزی اسے ان جگہوں سے پہنچائے گا۔ جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوں گی یعنی روزی ملنے کی صورتیں دیکھ کر حیران رہ جائے گا۔ یہ سب استغفار کی برکتیں ہیں۔ بولو حضورؐ کی زبانی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط (ابوداؤد) — ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ ایک مجلس میں سو بار یہ پڑھتے تھے۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ط — (ترمذی)

سترھویں حدیث

قبروں پر چراغ جلانا

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَآئِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ط (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

"قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی، اور قبروں کو سجدہ کرنے والوں، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر چراغ جلانے والوں کو بھی، لعنت کی "

تشریح :- عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی منع ہے حضورؐ نے ایسی عورتوں کو لعنت کی ہے، ایسے ہی وہ عورتیں اور مرد بھی ملعون ہیں، جو قبروں پر سجدے کرتے ہیں۔ یا جو کام مسجد میں خدا کے لئے خاص ہیں وہ کام قبروں پر کرتے ہیں۔ جیسے قیام۔ اعتکاف۔ نذر۔ نیاز۔ ورد وظیفہ۔ دعا وغیرہ۔ ایسے ہی حضور نے قبروں پر چراغ جلانے والوں پر بھی لعنت فرمائی ہے۔

مسلمانو! ہوش کرو۔ جن کاموں پر حضورؐ لعنت کر رہے ہیں۔ آپ انہیں نیک کام جان کر کر رہے ہیں۔ خبردار! عورتوں کو قبروں پر، عرسوں وغیرہ میں مت جانے دو، قبروں پر سجدے، سجود، نذر، نیاز اور چڑھاوے مت چڑھاؤ۔ اور قبروں پر چراغ جلا کر حضورؐ کی زبان سے ملعون نہ ہو۔ سوچو تو سہی کہ جس کام پر رحمت للعالمینؐ لعنت فرمائیں۔ وہ کام کتنا برا ہوگا۔

اٹھارہویں حدیث

جماعت کے ہوتے سنتیں پڑھنا

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ (صحیح مسلم)

"جب نماز (کی جماعت) کھڑی ہو جائے۔ تو سوائے فرض نماز کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے"۔

تشریح:۔ جب نماز فرض کی جماعت کھڑی ہو جائے تو پاس کسی قسم کی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ حضورؐ فرماتے ہیں، فَلَا صَلٰوۃَ۔ وہ نماز ہوتی ہی نہیں، پھر جو لوگ صبح کی نماز کی جماعت ہوتے ہوئے پاس سنتیں پڑھتے ہیں۔ ان کی سنتیں ہوتی ہی نہیں ہیں۔ وہ رسولِ خدا کی نافرمانی کرتے ہیں، انہیں پاس سنتیں نہیں پڑھنی چاہیئں۔ مسجد میں آنے پر اگر جماعت ہو رہی ہے۔ تو جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے اور فارغ ہونے پر بعد میں سنتیں پڑھ لینی چاہیئں۔

ایک شخص نے صبح کے فرض جماعت سے پڑھ کر حضورؐ کے سامنے دو سنتیں پڑھیں، آپ نے پوچھا تم نے یہ دو رکعتیں کیسی پڑھی ہیں؟ اس نے عرض کیا حضورؐ میری دو سنتیں فرضوں سے پہلی رہ گئیں تھیں، وہ اب پڑھی ہیں آپؐ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ (مشکوٰۃ) اس سے ثابت ہوا کہ فجر کے فرضوں کے بعد ہی دو سنتیں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ حضورؐ کے سامنے پڑھی گئیں، اور آپ نے منع نہ فرمایا۔ یہ رضامندی کی دلیل ہے۔

انیسویں حدیث

مسجد میں خرید و فروخت کی رکاوٹ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَیْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِیْہِ

(ابوداؤد۔ ترمذی)

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں (مبالغہ آمیز، غیر شرعی) شعر پڑھنے سے منع کیا۔ اور مسجد میں کچھ بیچنے اور خریدنے سے (بھی) منع فرمایا۔"

تشریح:۔ مسجد میں مبالغہ آمیز، فحش، شرکیہ، اور بدعیہ شعر پڑھنے حرام ہیں ہاں توحید وسنت کے مطابق، اور قرآن وحدیث کے آئینہ دار اشعار پڑھنے میں کوئی کلام نہیں۔

بُرے اشعار کی ممانعت کی طرح مسجدوں میں چیزوں کی خرید وفروخت سے بھی حضورؐ نے منع فرمایا۔ یاد رہے۔ کہ ہر قسم کی سودے بازی مسجد میں حرام ہے۔ بعض واعظ مسجدوں میں وعظ کرنے کے بعد وہیں کتابیں، رسالے، سرمے، کی شیشیاں اور دوائیاں وغیرہ بیچنے لگ جاتے ہیں، انہیں خدا سے ڈرنا چاہیئے، ایسے واعظوں کو چاہیئے۔ کہ جب وعظ کر چکیں۔ تو پھر مسجد سے باہر نکل کر میدان میں مجمع لگا کر سرمہ اور دوائیاں بیچیں۔

بیسویں حدیث

حضورؐ کا نام سُن کر درُود بھیجیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ط (ترمذی)

"خاک آلود ہو، ناک اس شخص کی، (ذلیل وخوار ہو وہ)۔ کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے۔ (میرا نام لیا جائے) پھر نہ درود بھیجے مجھ پر"

تشریح:۔ ہر محسن کے احسان کا شکر کرنا ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سب سے بڑے محسن ہیں۔ جنہوں نے ہمیں قرآن پہنچایا۔ اور اس پر عمل کرنے کا طریقہ بتایا۔ جہنم سے ڈرایا۔ اور بہشت کا راستہ دکھایا اس احسانِ عظیم کے پیشِ نظر ہم حضورؐ کی خدمت میں کیا پیش کر سکتے ہیں؟ بجز اس کے کہ ہم اللہ کی جناب میں آپ کے لئے رحمتوں کے نزول کی دعا کریں درود شریف اللہ کی جناب میں ایک دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ـــ خداوندا اپنے بھرے خزانوں سے ہمارے محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر بے شمار رحمتیں نازل فرما۔ لاتعداد سلام اتار۔ جو شخص اتنے بڑے خیرخواہ، رسولِ برحق کا نام سن کر آپ پر درود نہ بھیجے، وہ احسان فراموش، بدبخت انسان ہے لازم ہے کہ جب بھی ہم حضور کا نام مُحمّد سنیں۔ تو ہزار جان سے کہیں (صلّے اللہ علیہ وسلم) کون ہیں جن پر ہماری جانیں، ماں باپ، اہل وعیال اور سارا جہان قربان؟ وہ ہیں حضور رحمت للعالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفیع المذنبین۔ خاتم النبیین۔ اکرم الاولین۔ اکرم الآخرین۔ حضرت محمدؐ سے کیجئے! — صلی اللہ علیہ وسلم۔

اکیسویں حدیث

بھلائی پر آگاہ کرنے کا اجر

مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ (صحیح مسلم)

"جو شخص کسی کو بھلائی پر آگاہ کرے۔ تو اس کو بھلائی کرنے والے کی مانند ثواب ملے گا۔"

تشریح:۔ نیکی اور بھلائی کے بتانے، سنانے، سمجھانے، مطلع، اور آگاہ کرنے کا اتنا ہی ثواب ہے، جتنا اس کے فاعل کے لئے ہے۔ مثلاً آپ نے کسی بے نماز کو بڑی محبت سے تبلیغ کرکے نماز کی طرف راغب کیا ہے، اور اس نے نماز پڑھنی شروع کردی ہے۔ اب اس نمازی کو جتنا ثواب اس کی نماز کا ہوگا۔ اتنا ہی ثواب خدا تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے عطا کرے گا۔ یہ نمازی اگر پانچ نمازیں روز کے حساب سے سال بھر نمازیں پڑھے گا تو جہاں اس کو سال کی نمازوں کا پورا اجر ملے گا۔ وہاں اٹھارہ سو پچیس نمازوں کا ثواب آپ کے نامۂ اعمال میں بھی لکھا جائے گا۔ اسی طرح ہر قسم کی دینی نیکی اور بھلائی آپ کی دلالت اور تبلیغ سے جو کوئی عمل میں لائے گا۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامل کی مانند آپ کو بھی اجر ملتا رہے گا۔ پھر کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض اللہ کی رضا کے لیئے خلوص سے نیکی پھیلاتے ہیں۔ دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ آپ کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے غافل بھائیوں کو دین کی طرف رغبت دلائیں۔ فرائض خداوندی پر عمل کرنے کی دعوت دیں۔ نیکیوں کی طرف بلائیں اور بدیوں سے منع کریں۔

ہاں تو یہ یاد رہے۔ کہ نیکی اور بھلائی اس کام کو کہتے ہیں جس کو خدا نے یا اس کے رسول نے نیکی کہا ہو۔ کرنے کا حکم دیا ہو۔ کتاب وسنت سے ثابت ہو۔ قرآن وحدیث نے اسے کار ثواب بتایا ہو۔

بائیسویں حدیث

مردود اعمال

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ط (ترمذی)

"جس شخص نے (دین میں) ایسا کام کیا جس پر ہمارا (محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قولی، فعلی) حکم نہ ہو، وہ کام مردود ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح:۔قرآن کے نزول اور حضرت انورم کے عمل بالقرآن سے دین مکمل ہو چکا ہے۔کوئی دینی کام ایسا نہیں۔جو حضورؐ امت کو بتانا بھول گئے ہوں۔ پھر ضروری ہے۔کہ ہم جو بھی دین کا کام کریں، کار ثواب جان کر عمل میں لائیں۔ وہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔ یا کرنے کو کہا ہو۔یہی چیز حضورؐ نے امت کو بتائی ہے۔کہ دین میں تم جو کام کرو دیکھ لو۔ثابت کر لو کہ کیا وہ کام میں نے کیا ہے۔ اگر میں نے نہیں کیا۔ یا کرنے کو نہیں کہا۔ تو پھر خبردار!۔ تم بھی اسے دین کی چیز۔ کار ثواب جان کر ہرگز نہ کرنا۔ وہ کام (بدعت) ۔ مردود ہے۔خدا اسے ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ خبردار! ۔ خانہ ساز مسئلوں، کاموں، ایجادوں پر دین کا لیبل لگا کر نہ لوگوں کو کرنے کے لئے کہنا۔ اور نہ خود کر کے ضلالت کے گڑھے میں گرنا۔ صرف اسی کام کو شریعت کی چیز مان کر کرنا جس پر عملِ رسولؐ کی مہر لگی ہو۔ وہی نیکی ہے۔

تئیسویں حدیث

اوّل وقت کی نماز کا درجہ

اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ

(مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) "نماز (پڑھنے) کا اول وقت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے"۔

تشریح جب نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہی اول وقت ہے جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ (مسلم) مطلب یہ ہے کہ جب سورج ڈھل جائے۔ تو ظہر کا وقت آگیا ہے۔ یہی اول وقت ہے۔ نماز پڑھ لو۔ دیر نہ کرو۔

اسی طرح تمام نمازیں ان کے اول اور شروع وقت میں پڑھنے سے خدا تعالیٰ کی پوری خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ پھر جوں جوں نماز دیر سے پڑھی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کی خوشی اور خوشنودی کم ہوتی جائے گی۔ حتیٰ کہ اخیر وقت نماز پڑھنے سے گو فرضیت ٹل جائے گی۔ لیکن خدا کی طرف سے خوشنودی کی شاباش نہیں ملے گی۔ پھر تمام مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پوری احتیاط سے نمازوں کو اول وقت پڑھنے کی جان توڑ کوشش کریں: تاکہ اس فریضہ کی ادائیگی کے بعد آپ پر خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور خوشی کی برکھا برسے!

چوبیسویں حدیث

حضرت فاطمہؓ اور صفیہؓ کو وصیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اعْمَلَا لِمَا عِنْدَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ط

(طبقات ابن سعد)

"حضورؐ نے فرمایا۔ اے فاطمہ رضؓ! رسول خدا کی بیٹی۔ اے صفیہ رضؓ! رسول خدا کی پھوپھی! خدا کے ہاں کام آنے والے نیک عمل کر لو! (یاد رکھو) میں تمہیں خدا سے بچا نہیں سکتا۔"

تشریح:- حضرت فاطمہؓ اور حضرت صفیہ رضؓ دونوں حضورؐ کا خون تھیں، بہت قریبی تھیں۔ آپ نے انہیں مخاطب کر کے نام لے کر فرما دیا۔ کہ اعمال صالحہ کر لو۔ خدا کی جناب میں کام آنے والی نیکیاں اکٹھی کر لو۔ اگر خدا نے پکڑ لیا۔ تو میں تمہیں چھڑا نہیں سکوں گا۔ یعنی میرے بھروسے پر عمل میں سستی نہ کرنا۔ تمہارے عمل ہی کام آئیں گے۔

جب حال یہ ہے کہ حضورؐ اپنی بیٹی اور پھوپھی کو واشگاف الفاظ میں عمل کی تاکید کر رہے ہیں۔ اور انہیں خدا سے چھڑانے کے متعلق دست برداری کا اعلان کر رہے ہیں۔ پھر جو یہ کہے۔ میرے مرید! فکر نہ کر، میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر بہشت میں جاؤں گا۔ ایسا شخص کتنا بیباک، شاطر، اور سادہ دلوں کو دھوکا دینے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

پچیسویں حدیث

بن بلائے دعوت میں جانا

مَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا ط (ابوداؤد)

"جو شخص کھانے کی مجلس میں بن بلائے آتا ہے۔ وہ چور بن کر آتا ہے۔ اور لوٹ کر نکلتا ہے۔"

تشریح جو شخص گھر والے کی اجازت کے بغیر آیا۔ تو گویا مانند چور کے پوشیدہ آیا۔ وہ گنہگار ہوا۔ جیسے چور کسی کے گھر جانے کے سبب گنہگار ہوتا ہے۔ پھر وہ بن بلائے آکر جو کھانا کھا کر جاتا ہے وہ کھانا ایک قسم کی چوری، خیانت، اور لوٹ ہوئی۔ قربان جائیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر۔ انہوں نے کیسی اچھی اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ آپ کبھی کسی کے گھر بن بلائے کھانے کی تقریب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں۔ یہ خودداری کے بھی سخت منافی ہے۔

چھبیسویں حدیث

بہشتی عورت کی پہچان

اَلْمَرْأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ ؎ (مشکوٰۃ عشرت النساء)

"عورت جب پڑھے پانچوں نمازیں، ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔ اپنے خاوند کی فرمان برداری کرے۔ جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو جائے"

تشریح: جو عورت (عقائد کی موحدہ، بدعت اور شرک سے بچنے والی) نماز کو مسنون طریق پر پڑھتی ہے، رمضان کے روزے رکھتی، پاکیزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چال چلن کی مالک ہے ۔ اور ان خوبیوں کے ساتھ اپنے خاوند کی تابعدار، اور فرماں بردار ہے۔ معروف میں پوری پوری اطاعت گزار ہے۔ تو اس کے لئے بہشت کے دروازے کھلے ہیں — بے کھٹکے داخل ہو گی ۔

ستائیسویں حدیث

خود کشی پر دوزخ

اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ وَ الَّذِیْ یَطْعَنُھَا یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ ط (بخاری)

"جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مار ڈالے اپنے آپ کو (خود کشی کر لے) وہ گلا گھونٹے گا اپنا دوزخ میں۔ اور جو شخص نیزہ مارے اپنے آپ کو، نیزہ ماریگا آگ میں خود کو"

تشریح :- جان اللہ کی دی ہوئی بڑی بھاری نعمت ہے ۔ خود کشی کرنے والا اس نعمت کو خدا کے منہ پر دے مارتا ہے ۔ معاذ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بی کفرانِ نعمت پر خدا تعالےٰ اس کو دوزخ میں اسی صورت کے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ جس صورت میں اس نے زجاجِ حیات کو توڑا تھا۔ پھانسی لے کر مرنا۔ کوئیں میں گرنا۔ ریل گاڑی کے نیچے آنا۔ زہر پینا چھرا بھونکنا۔ رائفل یا پستول کا فائر کر لینا۔ مرن برت رکھ کر مرنا۔ غرض جس طرح بھی دنیا میں خود کشی کرے گا۔ اسی طرح کا عذاب خدا اسے دوزخ میں دے گا۔ معلوم ہوا۔ خودکشی کی موت مرنے والا دوزخی ہے!۔ اور دوزخی ۔ خودکشی کرنے والے کا جنازہ پڑھنا بھی منع آیا ہے۔ صرف گڑھا کھود کر دبا دینا چاہیئے؛

اٹھائیسویں حدیث

قبر پرستی کی لعنت

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۤئِهِمْ مَسَاجِدَ (بخاری۔ مسلم)

"اللہ یہودیوں، اور عیسائیوں پر لعنت کرے، کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح:- یہودی اور عیسائی اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں پر میلے لگاتے تھے، دور دراز مقامات سے سفر کر کے تاریخ معین پر اجتماع کرتے تھے، پھر عقیدت اور محبت میں غلو کر کے وہاں سجدے کرتے نذریں دیتے تھے۔ اور اہلِ قبور سے حاجتیں اور مرادیں مانگتے تھے۔ حضرت انورؐ نے ان فعلوں کے سبب ان پر لعنت کی ہے اور اپنی امت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ بھی بزرگوں، ولیوں اور شہیدوں کے مزاروں پر یہود و نصاریٰ کے سے کام کر کے ملعون نہ بنیں۔

انتیسویں حدیث

قاضیوں اور ججّوں کا منصب

مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ ۞ (ترمذی۔ ابوداؤد)

"جو لوگوں کے درمیان (حکومت کی طرف سے) قاضی (جج) بنایا گیا۔ وہ یقیناً بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔"

تشریح:- چھری سے ذبح ہونے کی تکلیف ایک ساعت کی ہوتی ہے۔ لیکن جو شخص لوگوں کے فیصلے اور جھگڑے چکانے کی ذمہ داری لیتا ہے وہ دائمی تکلیف رنج اور سختی میں مبتلا ہوتا ہے، دردِ لا دوا کا شکار رہتا ہے، ذرا فیصلہ غلط ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصافی ہوئی۔ طرف داری کی گئی۔ ناجائز سفارش مان لی۔ جنبہ داری اپنا لی۔ تو بس جہنم ہی خرید لی۔ معلوم ہوا۔ کہ قاضی یعنی جج کی کرسی ایک پُل صراط ہے۔ کوئی خوشی کی جگہ نہیں ہے۔ عیش و آرام کا مقام نہیں ہے بلکہ یہ جگہ ہے، جہاں ہمیشہ یہ غم جان کو کھائے جاتا ہے، کہ فیصلے کے میزان کی سوئی ذرا نقطۂ اعتدال سے دائیں یا بائیں ہوئی۔ تو جج دین کی راہ سے ہلاک ہوگیا تو گویا جج ہر وقت چھری کے تلے ہے۔ ہمیشہ چھری اس کے حلق پر ہے اس کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ اس کی ڈیوٹی کانٹوں کا بستر ہے، اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ اسے پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے۔

یاد رہے۔ کہ حکومت کے بیشمار محکموں کے لاتعداد ذمہ دار افسران اور ان کے تمام ماتحت اپنے اپنے فرض کی "پُل صراط" پر ہیں۔ یہ بھی ذمہ داری نباہنے کی صورت میں چھری تلے ہیں۔ سب کو اللہ سے ڈرتے ہوئے، کانپتے ہوئے اور لرزتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو کماحقہٗ پورا کرنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے فرائض کی بجاآوری میں کام چوری، سہل انگاری، غفلت شعاری اور کسی قسم کی بد دیانتی سے کام لیا۔ تو دین کے لحاظ سے وہ ہلاک ہو جائینگے، آخر سب نے خدا کے سامنے جا کر حساب دینا ہے، اور خدا نے انکی کارگزاری پوچھنی ہے۔ اگر اس "پُل صراط" سے جان سلامت لے گئے۔ تو اس پُل صراط سے گزر جائیں گے۔ اور اگر دنیا کی پُل صراط پر ہی ذبح ہو گئے۔ تو قیامت والی پل صراط پر لاشے ہی ہوں گے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسویں حدیث

جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِمِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ ؕ (صحیح مسلم)

"جب تم جماؤ لو۔ تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لو۔ کیونکہ شیطان (کھلے منہ میں) داخل ہوتا ہے"

تشریح:- جب جمائی آئے تو ہاتھ سے منہ بند کرلیا کریں۔ کھلے منہ میں مکھی، مچھر، اور نظر نہ آنے والے کئی قسم کے جراثیم جا سکتے ہیں۔ حضرت انور نے یہ بھی فرما دیا ہے۔ کہ جمائی کے وقت (اگر منہ کھلا رکھا جائے) تو شیطان داخل ہو جاتا ہے۔ ہمیں حضورؐ کے ارشاد کو سچ جاننا چاہیئے اور شیطان کے داخل ہونے کی کنہہ کے درپے ہوئے بغیر جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیئے۔

اکتیسویں حدیث

فاسق کی تعریف پر خدا کی ناراضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ

(شعب الایمان)

"جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ غصّے ہوتا ہے۔ اور اس کی تعریف کے سبب عرشِ الٰہی کانپ جاتا ہے"

تشریح:- فاسقوں، فاجروں، زانیوں، شرابیوں، مشرکوں، بدعتیوں، بے دینوں، بے نمازوں، بدعمل عالموں، ریاکار حافظوں، قاریوں، مکّار درویشوں، پیروں، بدکار حاکموں، وزیروں، کی تعریف و مدحت کرنی اتنی بُری ہے۔ کہ عرشِ الٰہی کانپ جاتا ہے۔ بھلا عرش کیوں نہ کانپے، کہ بدکاروں اور فاسقوں، کی تعریف سن کر خدا تعالیٰ غضب میں آجاتا ہے۔

بتیسویں حدیث

چھ ضمانتوں پر بہشت

قَالَ اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ (مشکوٰۃ)

"حضورؐ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کے فائدے کے لیئے، مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں ضمانت دیتا ہوں تمہیں بہشت کی، سچ بولا کرو جب بھی بات کرو۔ پورا کرو جب وعدہ کرو، ادا کرو امانت جب امانت دیئے جاؤ۔ حفاظت کرو اپنی شرمگاہ کی، بند رکھو (محرمات کے دیکھنے سے) نگاہ اپنی۔ بند رکھو (ایذاؤں وغیرہ سے) ہاتھ اپنے"

تشریح:۔ چھ چیزوں کی ضمانت دینے کا یہ مطلب ہے کہ انسان سچے دل سے تہیہ کرلے۔ عزم بالجزم کرلے، خدا کے حضور توبہ کرکے اقرار کرے۔ کہ وہ حضرت کے ان چھ فرمانوں پر تا زیست عمل کرے گا۔ یعنی

(۱) ہمیشہ سچ بولے گا۔ جو بات بھی کرے گا۔ سچی کرے گا۔

(۲) جب بھی وعدہ کرے گا۔ ہر قیمت پر اسے پورا کرے گا

(۳) ہر دی گئی امانت کو ادا کرے گا۔ روپیہ، پیسہ، زیور کی امانت کے سوا تمام حقوق اللہ، اور حقوق العباد بھی امانتیں ہیں۔ انہیں بجالانا بھی امانتوں کو ادا کرنا ہے۔

(۴) شرمگاہ کی حفاظت کرکے حرام کاری، زنا، اور مقدمات زنا سے بچے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) اپنی نظر کو غیر محرم عورتوں کو دیکھنے سے بچائے گا۔ اور ان چیزوں سے بھی جن کا دیکھنا شرعاً ممنوع ہے۔

(۶) اپنے ہاتھوں کو ہر قسم کی ایذا رسانی سے بچائے گا۔ اور ان سے خدا کی نافرمانی کا کوئی کام نہ کرے گا۔

جو شخص ان چھ باتوں پر کار بند ہو جائے گا۔ حضرت انورؐ فرماتے ہیں۔ وہ ان شاء اللہ ضرور بہشت میں جائے گا۔ اس کے لئے دنیا میں ہی آپ نے جنت کی خوشخبری سنادی ہے۔

تینتیسویں حدیث

امر بالمعروف کی تین صورتیں

مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ ط (صحیح مسلم)

"جو کوئی دیکھے (اور جانے) تم میں کوئی کام خلاف شریعت۔ تو اسے چاہیئے کہ مٹادے اس کو اپنے ہاتھ سے۔ پھر اگر اسے مٹانے کی ہاتھ سے طاقت نہ رکھے تو مٹائے اسے اپنی زبان سے، پھر اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے مٹانے کی زبان سے طاقت نہ رکھے، تو مٹائے اسے ساتھ دل
اپنے کے، اور یہ درجہ ایمان کا سُست ترین ہے۔

تشریح:۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ بدی، برائی، شر، ہر غیر شرعی کام کو اگر طاقت، قوت، اختیار اور دسترس ہو تو ہاتھ سے مٹائیں۔ مثلاً گھر کا ذمہ دار آدمی گھر کے اندر مشرکیہ رسموں اور بدعت کے کاموں کو دیکھے۔ تو انہیں مٹا دے۔ کہ وہ ایسا کرنے کی قوت رکھتا ہے، اسی طرح محلہ، برادری، اور گاؤں کا سردار بھی اپنے اختیار سے بدیوں کو ختم کر دے۔ شریعت کے خلاف امور کو نابود کر دے، ایسے ہی حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ تمام ملک سے شرک، بدعت، کے گندے گھروندوں، بدیوں بدکاریوں کے اڈوں، اور شریعت کے خلاف، سارے کاموں کو نیست و نابود اور برباد کرے۔ کہ حکومت تغییر بالید پر پوری طرح قادر ہے، اس کے پاس "ڈنڈا" ہے۔ کوئی مشرک، بدعتی، گور پرست، فاسق، فاجر، زانی، شرابی، ظالم اس کے "ڈنڈے" کے آگے چوں نہیں کر سکتا ہے، اگر حکومت نے بدیوں کو مٹانے کے لئے "ڈنڈا" استعمال نہ کیا۔ تو وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اگر ہاتھ سے بدی کو متغیر کرنے اور مٹانے کی استطاعت نہ ہو۔ بس نہ چلتا ہو۔ تو زبان سے مٹائے یعنی وعظ نصیحت کرے، اللہ کے عذابوں سے ڈرائے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی شمعیں روشن کرے۔ کہ برائیوں کی ظلمت دور ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر زبان سے احقاقِ حق کی بھی قوت نہ ہو۔ ابطال باطل پر دسترس نہ ہو تو پھر تیسری صورت یہ ہے کہ دل سے ان امور کو بُرا جانے ، بُرے کام کرنے والوں سے دلی نفرت رکھے۔ دل ہی دل میں کڑھتا رہے ، اور ارادہ رکھے ، کہ جب بھی دسترس ہو گی ، ان کاموں کو مٹا دوں گا۔ بحولہٖ و قوتہٖ۔

یہ تیسری صورت یعنی دل سے نفرت کرنی سست ترین ایمان ہے۔ اگر برائیوں اور بدیوں کو دیکھ کر دل میں نفرت بھی نہ ہوئی۔ تو جان لیں ، کہ ایمان کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ جنازہ نکل چکا ہے۔

چونتیسویں حدیث

ریاکارانہ اعمال

مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ (شعب الایمان)

"جو شخص سنائے لوگوں کو اپنے عمل (اور اپنے عملوں کے ساتھ خود کو لوگوں میں مشہور کرے) سنائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ریائی عمل اپنی خلقت کو (اسے خلقت میں ریاکار مشہور کرے گا) اور دین و دنیا میں ، اسے ذلیل اور حقیر کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح:۔ اپنے تمام عملوں کو بڑے خلوص سے صرف اللہ کو دکھانے، سنانے کے لئے ہی کریں۔ بڑی احتیاط کریں۔ کہ اعمال کے خالص دودھ میں ریا و نمود کی غلاظت نہ مل جائے۔ ورنہ برباد ہو جائیں گے۔ ناموری و شہرت کے خیال سے عمل کرنے والے ریاکار اور مکار خواہ کتنی ہی عبادت کریں۔ تہجد پڑھیں، درود وظیفہ کریں۔ وعظ جھاڑیں، جمعے پڑھائیں، درس دیں۔ سجادہ نشین بن کر حق ہو کے نعرے ماریں۔ ہادی و مرشد کے بہروپ میں مراقبے کریں، لمبی چوڑی داڑھیاں بڑھائیں۔ پٹے چھوڑیں۔ زلفیں لٹکائیں۔ عمامے باندھیں، چوغے پہنیں، برہنیں اگر نیت میں نمود و ریا ہے، نیک نامی اور مشہوری کا خیال ہے، تو یہ سب کچھ خسر الدنیا والآخرۃ ہے۔ ریاکار عابد، زاہد، عالم، فاضل، مدرس، خطیب، پیر، فقیر، حاجی، نمازی، زکاتی، خدا کی نظر میں بڑا ذلیل و خوار، اور حقیر و رسوا ہے۔ ہر مسلمان بھائی کو تمام اعمال صرف خدا کی خوشنودی کے لئے کرنے چاہئیں کہ خدا راضی ہو۔

پینتیسویں حدیث

حضورؐ کی سادہ زندگی

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِی بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلُبُ شَاتَہٗ وَیَخْدِمُ نَفْسَہٗ (ترمذی)

"رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتے پاپوش اپنی، اور سی لیتے کپڑا اپنا (پیوند وغیرہ لگا لیتے) اور کام کرتے اپنے گھر میں، جیسے تم اپنے گھر میں کام کرتے ہو۔ کہا حضرت عائشہ صدیقہؓ نے، کہ آپ بشروں میں ایک بشر (آدمی) تھے۔ اپنے کپڑوں میں جوئیں دیکھتے تھے۔ (احتیاطًا دیکھتے تھے کہ شاید کوئی جوں چڑھ گئی ہو) اور دوہتے اپنی بکری، اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی۔ یعنی اپنا کام آپ کر لیتے۔"

تشریح:۔ حضرت انورؐ کی ذات پر قربان جائیں۔ کہ انہوں نے امام الانبیاء اور سید المرسلین ہو کر کتنی سادہ زندگی گزاری ہے، جوتی پھٹ جاتی ہے تو گانٹھ لیتے ہیں، کپڑے کو پیوند لگا لیتے ہیں، اور گھر کا کام کاج عام لوگوں کی طرح کرتے ہیں۔ حتےٰ کہ بکری تک کو خود دوہ لیتے ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ حضورؐ باوجود عظیم الشان رسول ہونے کے، بشروں میں ایک بشر تھے، ایک آدمی، اور انسان تھے، یعنی تعجب نہ کرو۔ کہ وہ یہ معمولی کام بھی کرتے تھے، ہاں کرتے تھے، کیونکہ وہ ایک بشر تھے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں جہاں حضرت انور ﷺ کی سادہ زندگی پر روشنی پڑتی ہے اور امت کو سادہ زندگی گزارنے کا سبق ملتا ہے، وہاں یہ چیز بھی واضح ہوتی ہے کہ حضورؐ ایک بشر تھے، یعنی حضرت عائشہ رضؓ نے حضورؐ کو بشر کہہ کر امت کو تعلیم دی ہے، کہ کوئی آپ کی بشریت کا انکار کرکے رسالت کا منکر نہ ہو جائے۔ جس طرح آپ کو رسول ماننا ایمان کے لئے ضروری ہے، اسی طرح رسالت کے ساتھ آپ کی بشریت پر ایمان لانا بھی لابدی ہے۔ کیونکہ بشریت رسالت کو لازم ہے، کہ کوئی رسول غیر بشر نہیں ہوتا ہے۔ ہر رسول بشر ہی ہوتا ہے۔ تو بشریت کے انکار سے رسالت کا انکار لازم آیا۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ (پ ۱۱ ع ۵)۔ بیشک آیا تمہارے پاس رسول (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تمہاری جنس سے (یعنی جنس بشر سے)۔

چھتیسویں حدیث

محبتِ رسولؐ کا ثبوت

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ ط (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ)۔"میری سنتوں اور حدیثوں سے محبت رکھنے والا مجھ سے محبت رکھنے والا ہے۔ اور مجھ سے محبت رکھنے والا بہشت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

تشریح:۔ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ محبت اور الفت رکھنے کا دعوے کرے۔ لیکن اس محبوب کی بات نہ مانے۔ اس کے کہنے پر نہ چلے، اس کا قول اور فعل اسے اچھا نہ لگے۔ تو یہ جھوٹی محبت ہوگی، نام نہاد الفت کہلائے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ الفت اور محبت رکھنے کا ثبوت یہ ہے کہ حضور کے قول و فعل کے ساتھ محبت کریں، آپ کی سنتوں کو اپنائیں، حدیثوں کے نور سے سینوں میں اجالا کریں، آپ کے ارشادات کو عمل میں لائیں، اور پھیلائیں۔ یہی بات حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں فرمائی ہے۔ کہ میری محبت کے یہ معنی ہیں۔ کہ میری سنتوں سے محبت کی جائے۔ پھر جو میری سنتوں۔ اور حدیثوں پر عمل کرکے میری محبت کا ثبوت دے گا۔ ایسا عامل بالحدیث اور سنتوں کا شیدائی بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا۔ اب جو مسلمان حضور کی رفاقت چاہتا ہے، اسے چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی سنت اور حدیث پر عمل کرنے میں گزارے، اور آپ کی سنت اور حدیث کے مقابلہ میں کسی چیز کو درخور اعتنا نہ جانے، ارشاداتِ نبوی کے ہوتے ہوئے اقوال رجال سے آنکھ موندلے۔ صحیح حدیث کے آفتاب کی روشنی میں تقلید کی رات کا دامن چھوڑ دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینتیسویں حدیث

غیراللہ کی قسم کھانی

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ اَشْرَكَ (ترمذی)

"جس نے غیراللہ کی قسم کھائی۔ اس نے بیشک شرک کیا"

تشریح:- جب کبھی کسی حق بات پر قسم کھانے کی ضرورت پڑ جائے تو ہمیشہ اللہ ہی کی قسم کھانی چاہیئے۔ اللہ کے سوا کسی اور کی ہرگز قسم نہ کھائیں کہ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق غیراللہ کی قسم کھانی شرک ہے۔ مال کی، جان کی، اولاد کی، سر کی، پیر دستگیر وغیرہ کی قسم کھا کر گنہگار نہ بنیں۔ ضرورت کے وقت صرف اللہ ہی کی قسم کھائیں۔ جو جھوٹی قسم کھانے والے کو اگر چاہے تو دنیا میں بھی پکڑ سکتا ہے۔ اور آخرت تو یوم الحساب ہے ہی۔ وہاں تو یقیناً بازپرس ہوگی۔

اٹھتیسویں حدیث

ہر راعی مسئول ہے

اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) "خبردار! تم سب نگہبان (مقرر کیے گئے) ہو۔ اور تم سب اپنی رعیت کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔"

تشریح:- جس کی حفاظت اور نگہبانی سپرد کی جائے، اس کو رعیت کہتے ہیں اور جس کو سپرد کی جائے اسے راعی کہا جاتا ہے، قیامت کے دن ہر راعی کو اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ کہ اس نے کہاں تک نگہبانی کا حق پورا کیا۔

بادشاہ، وقت کا حاکم، گورنر جنرل سے لیکر حکومت کے بے حساب محکموں کے تمام ذمہ دار افسر حتیٰ کہ ادنیٰ چپڑاسی تک سب ہی راعی ہیں، رعیت کا جو جو کام جس جس کی سپرد ہے، اگر اپنے اپنے کام کی پوری پوری نگرانی کریں گے، دیانتداری سے پورا کریں گے، لوگوں کے حقوق کماینبغی بجالائینگے، تو نیک راعی بن کر خدا کی جناب میں سرخرو ہونگے اور اگر خدانخواستہ معاملہ برعکس ہوا، راعی لوگوں نے اپنے کاموں کی نگرانی اور پاسبانی کی بجائے مار دھاڑ لوٹ کھسوٹ، بے انصافی، حق تلفی، خویش پروری اور کام چوری کی تو بہت بری طرح ماخوذ ہوکر گرفتارِ عذاب ہونگے، حدیث مذکور میں یہی چیز بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے روز خدا نے ہر راعی، عہدیدار کو پوچھنا ہے، بڑا کڑا احساب لینا ہے عہدے اور منصب کے متعلق ضرور پرسش ہونی ہے، خدا کی عدالت میں ہر راعی مسئول ہے اسی طرح چوہدری اپنی برادری کا، گھر کا بڑا آدمی اپنے اہل و عیال کا عورت اپنے خاوند کے بچوں، مال و منال اور گھر بار کی راعی ہے، خدمت گار، ملازم، نوکر، پاسبان اور چوکیدار بھی راعی ہیں۔ یہ سب اپنے فرائض کے متعلق پوچھے جائیں گے، ہر ایک کو اسکی ڈیوٹی کے بارے میں پرسش ہوگی، پھر جس شخص کا آخرت پر ایمان ہے، حساب دینے پر یقین ہے آج ہی دنیا میں حقوق اللہ کی بجا آوری کے ساتھ بندگانِ خدا کے متعلقہ حقوق کو پورا کرنے کا فکر کرے، اپنی عاقبت کو سنوارنے پر توجہ کرلے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتالیسویں حدیث

محبّت اور بغض خدا کیلئے

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔ (ابوداؤد)

"جو محبت رکھے (لوگوں سے) اللہ کیلئے اور بغض رکھے اللہ کیلئے اور دے اللہ کیلئے، اور نہ دے اللہ کیلئے، بیشک اس نے ایمان پورا کرلیا۔"

تشریح:- اللہ کے لئے محبت رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ قرآن و حدیث کے مطابق زندگی گزارنے والے لوگوں سے محبت رکھنی چاہیئے۔ ان سے دلی انس، یکی دوستی، اور بھائی چارہ ہونا چاہیئے، ایسے اللہ والوں سے موالات اور مواخات کا وہ رشتہ مستحکم کریں کہ تازیست قائم رہے، جتنا کوئی زیادہ خدا کا ہو۔ خدا پرست ہو، اتنا ہی وہ ہمیں زیادہ محبوب ہو، ان لوگوں سے ہماری دوستی اللہ کی رضا کے سبب ہے۔ اس تعلق کو تعلق باللہ کہتے ہیں، ایسا میل ملاپ الحبُّ للہ کہلاتا ہے۔

بغض للہ کا مطلب یہ ہے، کہ جو لوگ خدا کے باغی اور سرکش ہوں شریعت کے مخالف، تارک فرائض، بے دین ہوں، ایسے لوگوں سے دل سے ناراض ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان سے خدا ناراض ہے تو گویا ناراضی بھی خدا کے واسطے ہی ہونی چاہیئے، یہ لوگ خون کے رشتے سے ہوں یا پرائے ہوں، سب ہی بغض للہ کے سزاوار ہیں، ان سے دلی دوستی روا نہیں۔ www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أعطى لله کا مفہوم یہ ہے کہ دینا بھی خدا ہی کی خوشی اور رضا کیلئے ہو۔ زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور تمام صورتیں انفاق اور عطا کی محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر ہونی چاہئیں، منع للہ کا تقاضا یہ ہے کہ اگر نہ دیا جائے تو یہ بھی صرف اس لئے کہ خدا ہی نے نہ دینے کا حکم دیا ہے، اس مقام پر خرچ کرنے سے وہ ناراض ہوتا ہے، یہ مصرف خلافِ شریعت ہے، غیر اللہ کی نذر، نیاز، چڑھاوا، بدعت اور شرک کی رسموں رواجوں پر خرچ کرنا منع ہے، یہ منع صرف، اللہ ہی کی خاطر ہے۔

چالیسویں حدیث

مُسلمان کی جان - مال - اور آبرُو

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ ۔ (مسلم)

"سب چیزیں مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں۔ خون اس کا اور مال اس کا، اور آبرو اس کی"

تشریح: مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی کوئی حق تلفی نہیں کرنی چاہئیے، اسے کسی قسم کی ایذا نہیں پہنچانی چاہئیے اس کا خون کرنا حرام ہے اسے ہر طرح کی جسمانی تکلیف اور اذیت دینی منع ہے حتیٰ کہ اسے دھکا دینا بھی اسے ایذا دینا ہے، جتنی قسم کی جتنی طرح کی ایذائیں ممکن ہو سکتی ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان کو ان سے دو چار کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے۔

ایسے ہی اس کا مال مارنا، ناحق کھا جانا، یا اسے نقصان پہنچانا گناہ ہے، اسی طرح اس کی ہتک عزت بھی نہیں کرنی چاہیئے کہ مسلمان کی بے عزتی کرنا حرام ہے، سراسر گناہ ہے، اس کی آبرو گنوانا خدا کے غضب میں آنا ہے۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جس طرح اس کو اپنی جان، عزت، آبرو، مال اور اہل و عیال محبوب ہے، اسی طرح سب مسلمان بھائیوں کی جان، مال، عیال اور عزت و آبرو اسے پیاری ہونی چاہیئے، نہ کسی کی آبروریزی کرے، نہ کسی کا مال مارے اور کھائے اور نہ کسی کی ایذا رسانی کا خیال تک کرے کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاؤں سے مسلمان سلامت رہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَہٰی رِضَائِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ [illegible] (حصن حصین)

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی [illegible] مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصنیفات جن کا ہر گھر میں موجود رہنا ضروری ہے

ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار (لاہور)

صلوٰۃ الرسول	جمال مصطفیٰ	انوار التوحید	ریاض الاخلاق
سیرۃ الکریمین	خطبات رحمۃ للعالمین	ضرب حدیث	اعجاز حدیث
قرآنی شمعیں	اصلاح معاشرہ	مسلمان کا سفر آخرت	عالم برزخ
سبیل الرسول	ضرب الرسول	حج مسنون	رحمت عالم
انوار الزکوٰۃ	صد احادیث	تجلیات رمضان	محبوب مصطفیٰ
درود عالم	تاج العارفین	ساقی کوثر	نماز جنازہ
بستان الاربعین	مقام والدین	بیان الاربعین	قندیل حج
عبدالقادر جیلانی	نماز مسنون	مرآۃ النساء	تجوید القرآن

ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور ... مکتبہ نعمانیہ ... گوجرانوالہ